

## محمد ﷺ بحیثیت خاتم النبیین: پنڈت وید پرکاش اپادھیائے کی تحقیقات کا مطالعہ

### Prophet Muhammad (PBUH) as the Final Messenger: A Critical Analysis of Pandit Ved Prakash Upaddhya's point of view

\* **Dr. Hafiz Muhammad Naeem**  
Associate Professor/Chairperson,  
Department of Arabic & Islamic  
Studies, GC University, Lahore

#### Citation:

Naeem, Dr. Hafiz Muhammad, " Prophet Muhammad (PBUH) as the Final Messenger: A Critical Analysis of Pandit Ved Prakash Upaddhya's point of view." Al-Idrāk Research Journal, 2, no.1, Jan-June (2022): 176– 192.



#### ABSTRACT

This is an established fact that the prophecies regarding arrival of The Prophet Muhammad (PBUH), as the last and final messenger are the part of the religious scriptures of all major religions. Hinduism is no exception in this context. Vedic and Puranas literature of Hindu religion contain the prophecies about a personality whose name has been mentioned as Narashangsa and Kalki. Prof. Pandit Ved Prakash, a Hindu Sanskrit scholar, realized this fact that characteristics of Narashangsa or Kalki, mentioned in religious literature of Hinduism are match the attributes of the Prophet Muhammad PBUH. He wrote two books, Narashangsa and Antim Rishi and Kalki Avatara and Muhammad to reveal this fact and claimed that Narashangsa or Kalki has been sent by the God fourteen hundred years ago in form of Prophet Muhammad (PBUH). Now Hindus should not wait for any such personality; rather they should believe in Prophet Muhammad PBUH. Prof. Ved tried to promote religious harmony by writing these books. A critical analysis of his research and claims has been done in this article.

**Key Words:** The Prophet Muhammad (PBUH), Hindu religious scriptures, Narashangsa, Kalki Avatara, Pandit ved Prakash. The Last Prophet.

تمہید

نبی اکرم ﷺ کی آمد کی بشارات اور خصائص و امتیازات کا تذکرہ ماقبل کتب مقدسہ میں پایا جاتا ہے اور یہ تذکرہ محض سامی ادیان ہی کا حصہ نہیں بلکہ غیر سامی ادیان میں بھی آپ ﷺ کے حوالہ سے بشارات موجود ہیں۔ اس

علمی و تحقیقی مجلہ الادراک

ضمن میں ہندومت کا دینی ادب خاص اہمیت کا حامل ہے جس میں ایک ایسی شخصیت کے آنے کا تذکرہ موجود ہے جو آخری اوتار کے طور پر ظاہر ہوگی اور دنیا میں پھیلے ہوئے ظلم و ستم، بدامنی، طوائف الملوک اور بدکاری کو ختم کرے گی۔ اور دنیا کے لیے نجات دہندہ ثابت ہوگی۔ ہندوؤں کے دینی ادب میں اس اوتار کا ذکر ”نراشمس“ یا ”کلکی اوتار“ کے نام سے کیا گیا ہے۔ پنڈت ڈاکٹر وید پرکاش ایک ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے مطالعہ اور تحقیق کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ ہندوؤں کے ہاں جس نراشمس یا کلکی اوتار کا انتظار کیا جا رہا ہے وہ درحقیقت نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ ہی ہے کیونکہ نراشمس یا کلکی اوتار کے حوالے سے ہندوؤں کی مذہبی کتب میں جو نشانیاں اور علامات موجود ہیں وہ تمام نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس میں پائی جاتی ہیں۔ اس لیے ہندوؤں کو جس آخری اوتار کا انتظار ہے وہ حضرت محمد ﷺ کی شکل میں کب کے اس دنیا میں تشریف لائے اور اپنا کام مکمل کر چکے۔ اس تحقیق کو انہوں نے اپنی دو کتب میں پیش کیا ہے اور اپنے مذکورہ بالا دعویٰ کو ہندوؤں کے مذہبی ادب خصوصاً ویدوں اور پرانوں کے متون سے ثابت کیا ہے۔ آئندہ سطور میں انھی دو کتب کا تعارف اور ان میں پیش کردہ اسماحت و دلائل سے بحث کی جائے گی۔

### مصنف کے حالات زندگی:

پنڈت ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے (Dr. Ved Parakash Upadhyay) بنگال کے رہنے والے ہندو برہمن ہیں اور الہ آباد یونیورسٹی میں ریسرچ اسکالر ہیں۔ ان کی پیدائش الہ آباد کی ایک تحصیل منجھن پور کے قصبہ برہم پور میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم علاقے کی روایات کے مطابق گھر پر ہی حاصل کی سنسکرت زبان کے ساتھ ساتھ ویدک سنسکرت کا علم بھی اپنے باپ دادا اور بزرگوں سے حاصل کیا۔ مذہبی علوم و فنون سے فارغ ہونے کے بعد مروجہ علوم و فنون کی طرف راغب ہوئے۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات پر ایسٹ طور پر پاس کیے ۱۹۶۶ میں الہ آباد یونیورسٹی سے گریجویشن کی اور ۱۹۶۸ میں سنسکرت وید میں پوسٹ گریجویشن کیا اور اسی یونیورسٹی میں ریسرچ اسکالر کے طور پر کام کرنا شروع کر دیا اور صرف سولہ ماہ کی قلیل مدت میں اپنا تحقیقی مقالہ مکمل کر کے ڈی فل کے لئے پیش کر دیا۔ خاندانی طور پر پنڈت وید پرکاش کا تعلق یجر وید برہمنوں سے ہے۔ اس خاندان میں وید اور پران پڑھنے کا رواج صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ پنڈت وید پرکاش کے باپ کا شمار ہندوستان کے بڑے اور مرکزی پنڈتوں

میں ہوتا ہے۔ پنڈت پرکاش کا خاندان سناتن دھرمی ہے۔ سناتن دھرمی کا مطلب ہے ازل سے چلا آنے والا دھرم۔<sup>1</sup> یہ لوگ توحید کے قائل ہیں رسالت و نبوت کو بھی مانتے ہیں۔ اوتار کو پیغمبر کے مقام پر رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اوتار اور پیغمبر صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ ہر علاقے، ہر ملک اور ہر قوم میں آئے۔<sup>2</sup>

(1) نراشنس اور انتم رشی (Narashangsa and The Antim Rishi)

نراشنس اور انتم رشی (محمد ﷺ بحیثیت خاتم النبیین) پنڈت وید پرکاش اپادھیائے کی ہندی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے یہ کتاب ۱۹۷۰ء میں سارسوت ویدانت پرکاش سنگھ دہلی سے شائع ہوئی۔<sup>3</sup> اس کتاب میں فاضل

<sup>1</sup> Sanatana Dharma (Eternal truth or Law) A term for the central teaching of Hinduism about the continuous cyclis returns of the manifestation of the univers and of the beings when it under the all-pervading cosmic law. Cf. cosmogony, creation. Karma. RTA. Transmigration, and the introduction. (Karel Werner, A popular dictionary of Hinduism, London & New York, Routledge taylor and francis group, 2016, p, 136)

<sup>2</sup> وید پرکاش، پنڈت، نراشنس و انتم رشی، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، مترجم، محمد ایوب انصاری، مرتب، ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری، لاہور، دارالکتب، اردو بازار، ۲۰۰۳ء، ص ۵-۶

Ved Prakash, Pandit, Nirashnas wa Antum Rishi, Mutarjim baunwan Bsant Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, Mutarjim, Muhammad Ayub Ansari, Murattib, Dr.Hafiz Haqqani mian Qadri, Lahore, DarulKutub, Urdu bazar, 2004, p:5-6

<sup>3</sup> مقالہ نگار کے زیر مطالعہ اس کتاب کے اردو اور انگریزی تراجم ہیں، اردو ترجمہ بہ عنوان ”بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں“ ہے۔ جس کے حصہ اول میں، ”نراشنس اور انتم رشی“ کا ترجمہ ہے جبکہ حصہ دوم میں پنڈت صاحب کی ایک اور کتاب ”کلکی اوتار اور حضرت محمدؐ“ کا اردو ترجمہ ہے مترجم محمد ایوب انصاری جبکہ کتاب کے مرتب ڈاکٹر حقانی میاں ہیں۔ ”کلکی اوتار اور حضرت محمدؐ“ کے تعارف کے لئے بھی اسی کتاب / ترجمہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ انگریزی ترجمہ کے لیے ”Muhammad in Hindu scriptures“ کے عنوان سے شائع کتاب سے استفادہ کیا گیا ہے جو درحقیقت چار کتابوں کا مجموعہ ہے جن میں سے درج ذیل تین کتب پنڈت وید پرکاش کی تحریر کردہ ہیں

- 1) Narashangsa and the Antim Rishi
- 2) Kalki Avatara
- 3) Religious unity in the light of Vedas

جن کا ترجمہ پہلے پہل ہندی سے بنگالی میں پروفیسر اشیت کمار باندوپائے (Prof. Ashit Kumar Bandhopaddhay) نے کیا ہے نیز موصوف نے ویدوں میں تذکار محمد ﷺ کے حوالے سے کچھ مضامین کا اضافہ کیا جسے محمد عالمگیر نے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور جمع و تدوین کے وقت (Muhammad in the Vedas and Mahabhart) کے عنوان سے چوتھی کتاب کے طور پر ۲۰۱۱ء میں شائع کیا۔

مصنف نے ہندوؤں کے مذہبی ادب "ویدوں"<sup>4</sup> کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ ویدوں میں جس نراثمنس کا ذکر ملتا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے مصنف نے براہین و شواہد کے ذریعہ اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے۔

### کتاب لکھنے کا مقصد

اس کتاب کو لکھنے کا بنیادی مقصد حقیقت کا اظہار تھا۔ کیونکہ مصنف کے مطابق دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ مثلاً ویدوں، بائبل اور بدھ مذہب کی کتابوں میں جس آخری نبی (اوتار) کے آنے کا ذکر ہے وہ حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ لہذا میرے (مصنف کے) ضمیر نے مجھے یہ نیک جذبہ دیا کہ ایسی صداقت کا اظہار بہر طور لازمی ہے۔ مصنف لکھتے ہیں:

“A strong desire and ambition to undertake research in historical matters has always been close to my heart. It’s a proven fact that Muhammad fits the description of the ultimate sage, whose coming has been prophesied in the Vedas, the Bible and the Buddhist scriptures. My heart was therefore aroused with the inspiration that truth must be revealed even though it could be distasteful to some people.”<sup>5</sup>

### کتاب کے موضوعات

کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں لفظ نراثمنس کے معنی و مفہوم سے بحث کی گئی ہے اور ویدوں (رگ وید، یجر وید، سام وید<sup>6</sup> اور اتھرو وید) میں اس لفظ کے بیان اور استعمال سے متعلق امور کو زیر بحث لایا گیا ہے مصنف کے

<sup>4</sup> Veda (Knowledge) a summary name for the sacred scriptures of Hinduism, regarded by the orthodoxy as devine revelation (sruti) and comprising the four Vedas are collections of hymns (Rg Veda, Sama Veda, Yajur Veda and Atharva Veda samhitas), The Brahmanas are priestly treatises, the Aran yakes are forest books and the Upanisadas or philosophical and mystical treatises. (Karel Werner, A popular dictionary of Hinduism, p, 171)

<sup>5</sup> Ved Prakash Upaddhay, Dr., Muhammd in the Hindu scriptures, p, xiii

<sup>6</sup> سام وید میں آپ ﷺ کی بابت پیشین گوئیوں اور نشانیوں کے حوالہ سے ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۹۳۸ء) کا مختصر رسالہ، جو درحقیقت "بشارات محمدیہ" از مولانا ابراہیم سیالکوٹی کا اختصار ہے، بہت اہم ہے۔ مولانا نے "حضرت محمد رشی علیہ السلام" کے عنوان سے سام وید میں مذکور آپ ﷺ کے حوالے سے تمام پیشین گوئیوں (مثلاً ہر مقدس رسم کا مربی، رعد والا، نہایت تعریف کیا گیا، اندر (صاحب اقبال)، قلعوں کا توڑنے والا، عقیل، بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا، پتھر رکھنے والا) (تنصیب حجر اسود کی طرف اشارہ)، گڑھے کا کھودنا (خندق کی طرف اشارہ) کو نہایت مختصر انداز میں بیان کیا ہے۔ (دیکھیے: امرتسری، ثناء اللہ (م ۱۹۳۸ء)، محمد رشی علیہ السلام، امرتسر، شیخ عبدالکریم اینڈ سنز، ۱۹۳۳، صفحات ۱

مطابق نراثشنس (Praiseworthy) وید زبان کا لفظ ہے نہ کہ نیاوی زبان و ادب (Popular Sanskrit scriptures) کا۔ نراثشنس ”لفظ“ ”نر“ اور ”اشٹنس“ لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ نر کے معنی ہوتے ہیں آدمی اور اشٹنس کے معنی ہوتے ہیں ممدوح۔<sup>7</sup> اور نیاوی نراثشنس کا لفظ ایسے آدمی کا پتہ دیتا ہے جو تعریف کیا گیا ہو محمد نراثشنس کا عربی ترجمہ ہے ”<sup>8</sup> جہاں تک انتم رشی کا معنی ہے تو محمد عالمگیر اس حوالہ سے لکھتے ہیں:

“The word Rishi means ‘sage’ or ‘saint’ one who has received devine revelations roughly a Prophet or a Messenger. ‘Antim’ means ultimate, so Antim Rishi means the ultimate sage or the final Prophet.”<sup>9</sup>

اس کے علاوہ پہلے باب میں نراثشنس کا زمانہ اور اس کے مقام کا تعین بھی کیا گیا ہے مصنف کے مطابق نراثشنس کی پیدائش کا ہونا اس وقت طے ہے جب اونٹوں کا سواری کے طور پر استعمال ہو اور وہ ریگستانی علاقے میں پیدا ہو گا۔<sup>10</sup> باب دوم میں نراثشنس کے اوصاف و خصوصیات اور نشانیوں سے بحث کی گئی ہے۔ ویدوں کے مطابق نراثشنس میں

تا ۲۰) / ویدوں کے حوالہ سے مزید معلومات کے لیے ملاحظہ کیجیے: سہگل، چرن جیت لال، ویدک ادب: ایک مطالعہ، نئی دہلی، ادارہ فکر جدید، دریا گنج، ۱۹۹۸، صفحات ۱۶۸

Amratsari, Sanaulah (d. 1948), Muhammad Rishi A.S, Amratsar, Sheikh Abdul karim & sons, 1923, p: 1-20/ Sehgal, CharanJeet lal, Vedac Adab; aik mutala, New Dehli, Idara Fikr-e-Jadid, Darya ganj, 1998, p: 168

<sup>7</sup> وید پرکاش، پنڈت، نراثشنس وانتم رشی، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۱۹

Ved Prakash, Pandit, Nirashnas wa Antum Rishi, Mutarjim baunwan Bsat Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 19

<sup>8</sup> ایضاً، ص ۱۷-۱۸

Ibid, p: 17-18

<sup>9</sup> Ved Prakash Upaddhay, Ashit Kumar Bandho Paddhaya (Translator from Hindi into Bengali and writer), **Muhammad in the Hindu scriptures**, translated in English by Muhammad Alamgir, Kuala lumpur, A.S Noordeen, 2011, p, x

<sup>10</sup> وید پرکاش، پنڈت، نراثشنس وانتم رشی، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۲۲-۲۳

Ved Prakash, Pandit, Nirashnas wa Antum Rishi, Mutarjim baunwan Bsat Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 22-23

مندرجہ ذیل اوصاف ہوں گے۔ خدا کا محبوب ہوگا، میٹھی زبان (شیریں کلام) والا ہوگا، خدا کے ساتھ خاص تعلق ہوگا، نورانی حسن والا ہوگا، علم پھیلانے والا، بلند اخلاق، خالق سے محبت، گناہوں سے نجات دلانے والا ہوگا اس کے علاوہ نرا شنس کے حوالے سے کچھ نشانیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے مثلاً وہ سواری کے طور پر اونٹ کا استعمال کرے گا، بارہ ازواج والا ہوگا، نرا شنس کو خدا کی طرف سے سواشر فیاں عطا کی جائیں گی۔ دس مالائیں (گلے کے ہار) خدا کی طرف سے عنایت کی جائیں گی۔ تین سو گھوڑوں سے معمور ہوگا دس ہزار گائیوں والا ہوگا۔<sup>11</sup>

تیسرے باب میں ان تمام خصوصیات اور نشانیوں کو، جو کہ باب دوم میں بیان کی گئی ہیں دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے مثلاً زمانے کا تعین کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے۔ ”نرا شنس“ کی پیدائش کا ہونا اس وقت بتایا گیا ہے جب کہ اونٹوں کا سواری کے طور پر استعمال عام ہو۔ حضرت محمد ﷺ بھی اسی وقت پیدا ہوئے تھے جب کہ اونٹوں کا سواری کے طور پر کافی تعداد میں استعمال ہو رہا تھا۔<sup>12</sup> حضرت محمد ﷺ خود اونٹ کی سواری کے بہت شوقین تھے۔ حضرت محمد ﷺ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ پہنچے تھے۔ ”نرا شنس کی مختلف نشانیوں کو ثابت کرتے ہوئے مصنف نے دس ہزار گائیوں سے مراد فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار صحابہ کو قرار دیا۔ تین سو سواروں سے معمور کی نشانی سے مراد غزوہ بدر میں آپ ﷺ کے ساتھ ۱۳۱۳ صحابہ کا ساتھ ہے دس مالائیں عشرہ مبشرہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قرار دیا ہے۔ سواشر فیوں سے مراد اصحابِ صفہ لیے گئے ہیں۔<sup>13</sup> چوتھے باب میں غیر بھارتی مذہبی کتابوں کے مطابق نرا شنس کا سراپا پیش کیا گیا ہے تو ریت میں آپ ﷺ سے متعلق بیان کردہ پیش گوئی سے ثابت کیا گیا ہے کہ تو ریت میں جس نبی کی آمد کا ذکر ہے وہ آپ ﷺ ہی ہیں اس سلسلے میں مصنف عیسائیوں کے اس عقیدے کو رد کرتے ہوئے کہ، وہ آخری نبی حضرت عیسیٰ ہیں حضرت موسیٰ اور

<sup>11</sup> وید پرکاش، پنڈت، نرا شنس و انترم رشی، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشنگونیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۲۵-۲۹

Ved Prakash, Pandit, Nirashnas wa Antum Rishi, Mutarjim baunwan Bsat Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 25-29

<sup>12</sup> ایضاً، ص ۳۲

Ibid, p: 32

<sup>13</sup> ایضاً، ص ۳۱-۳۰

Ibid, p: 31-37

حضرت عیسیٰ علیہا السلام اور حضرت محمد ﷺ کے حالات و خصوصیات کا ایک تقابلی جائزہ پیش کر کے اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ توریت میں مذکور نبی آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔<sup>14</sup>

پانچویں باب میں اس امر سے بحث کی گئی ہے کہ نراثمنس کے مختلف زبانوں میں مختلف نام ہیں اس لئے جس ملک میں وہ آئے گا اس ملک کی زبان پر پورا اثرے گا جو نام نبی کا دیا ہوا ہے اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کسی خاص آدمی کا جب تذکرہ کیا جاتا ہے تو اس میں پائی جانے والی مختلف خوبیوں کی بدولت اسے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اس باب میں اس امر کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبی جسے یونانی زبان میں لکھی گئی بائبل میں “پیرا کلیٹ” (فارقلیط/Paraclete) کہا گیا ہے اور بائبل (New Testament) میں اس کے بارے میں جو خصوصیات بتلائی گئی ہیں اس کی تصدیق حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس پر ہوتی ہے۔<sup>15</sup>

چھٹے اور آخری باب میں گوتم بدھ کی طرف سے پیش کردہ آخری نبی کے بارے میں پیش گوئیوں کا تذکرہ اور آپ ﷺ کی ذات اقدس کے ان کے ساتھ موازنہ کا بیان ہے گوتم بدھ کی پیش کردہ نشانیاں حرف بحرف آپ ﷺ پر صادق آتی ہیں۔<sup>16</sup>

کتاب کے آخر میں مصنف نے ”اختتام“ کے عنوان کے تحت ہندومت اور اسلام کی تعلیمات کا تقابل پیش کرتے ہوئے وحدت ادیان کے تصور سے بحث کی ہے اور اس امر پر زور دیا ہے کہ ہندومت اور اسلام کی تعلیمات یکساں ہیں صرف الفاظ و اصطلاحات کا فرق ہے۔<sup>17</sup>

<sup>14</sup> ایضاً، ص ۳۹-۴۸

Ibid, p: 39-48

<sup>15</sup> ایضاً، ص ۴۹-۵۸

Ibid, p: 49-58

<sup>16</sup> وید پرکاش، پنڈت، نراثمنس وانتر رشی، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۵۹-۶۳

Ved Prakash, Pandit, Nirashnas wa Antum Rishi, Mutarjim baunwan Bsat Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 59-64

<sup>17</sup> یہ مصنف کی ذاتی رائے اور تحقیق ہے جس سے اتفاق ضروری نہیں۔ موصوف نے اپنے اس نقطہ نظر کو اپنی ایک اور کتاب (Religious unity in the light of Vedas) میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لکھتے ہیں:

مصنف لکھتا ہے:

“The Geeta and the Vedas have upheld the principle of one God. Similarly, The Qur'an has established Tawheed, the Unity of God. The Rishi in the Vedas, Avatar in the Puranas and Buddha in the Buddhist scriptures are the same as the Nabi and Rasul in the Qur'an. The Mantra in the Vedas is 'one Brahma, no second' i.e. there is only one God. The Kalima in Islam is La ilaha illallah i.e. there is nobody worthy of worship, save Allah. Sandhya or religious acts performed in the three divisions of the day in the Vedic religion has become Salaat or prayer in Islam. The Vedic Brata (vow of absence) is synonymous to Sawm or fasting of Islam. Pilgrimage is known as Tirath-Yatra in the Vedic religion and as Hajj in Islam. The terms for Swarg and Nark (Paradise and Hell) in Islam are Jannah (Bahisht) and Jahannam (Dozakh). Aastik (believer) is a Muslim, Nastik (non-believer) is a Kafir and 'that which is from Ishwar (God)' is Islam.”<sup>18</sup>

بہر حال (نرا شنس اور انتم رشی) اپنے اندر دلچسپی کے بہت سے پہلو لیے ہوئے ہے۔ کیونکہ مصنف نے جس انداز میں مختلف اوصاف و خصوصیات کا موازنہ کیا ہے وہ دلچسپ بھی ہے اور مصنف کی انصاف پسندی اور روشن ضمیری کی منہ بولتی تصویر بھی۔ سب سے بڑھ کر مسلمان، عیسائیوں اور ہندوؤں کو مذہبی اتحاد میں باندھنے کی طرف ایک اہم قدم ہے ڈاکٹر پنڈت وید پرکاش کی یہ تصنیف بہت بلند مقام کی حامل اور قابل تعریف ہے کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر مصنف کی لگن اور تحقیقی رویہ کی آئینہ دار ہے۔

(۲) کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ (Kalki Avatara and Muhammad)

نرا شنس اور انتم رشی (محمد ﷺ بحیثیت خاتم النبیین) کے مصنف پنڈت وید پرکاش کی ایک اور تصنیف، کلکی اوتار<sup>19</sup> اور حضرت محمد ﷺ ہے یہ کتاب بھی ہندی زبان میں لکھی گئی ہے۔ نرا شنس اور انتم رشی میں پنڈت

“When we consider the fundamental issues in every religion, we find that there is no basic difference between the Vedic religion, Christianity and Islam”. See: Ved Prakash Upaddhay, **Muhammad in the Hindu scriptures**, p80-92

<sup>18</sup> Ibid p, 41

<sup>19</sup> Kalki, the tenth major incarnation of Visnu who is expected to come at the end of Kali Yuga (Riding a white horse which is sometimes represented with wings) to institute the new age of purity and spiritual renewal. He is sometimes regarded in neo-Hindu thought as a symbol of a future spiritual civilization. (Karel Werner, A popular dictionary of Hinduism, p, 125)

صاحب نے ویدوں کی تعلیم کے ذریعہ ثابت کیا تھا کہ جس کلکی اوتار (آخری نبی) کا ہندوؤں کو انتظار ہے وہ مسلمانوں کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ ہی تھے اس کتاب کلکی (کالکی) اوتار اور حضرت محمد ﷺ میں مصنف نے ہندوؤں کے مذہبی ادب پر انوں کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ پر انوں میں جس کلکی اوتار کے آنے کا ذکر ہے، ہندو اپنے عقیدہ کے مطابق جس آخری اوتار کی آمد کے منتظر ہیں اور جو ان کے عقائد کے مطابق نہ صرف ان کا بلکہ پوری دنیا کا نجات دہندہ ہے وہ حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس ہے اور وہ آج سے چودہ سو سال پہلے آچکے اور اپنا کام مکمل کر کے اس دنیا کو کب کے چھوڑ چکے ہیں دونوں کتابوں (نرا شنس اور انتم رشی، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ) میں موضوع کے حوالے سے بہت مماثلت پائی جاتی ہے۔ پنڈت وید پرکاش، تمہید ”کے تحت اس کتاب کی تصنیف کے متعلق لکھتے ہیں۔

“When I came to know that Muhammad is created as the last messenger, a strong urge led me to read about Kalki Avatar in the Puranas. According to the Indian culture, a part of Kali-Yug has already passed. With great care, I have compared the life of Muhammad with all the events that have already taken place in the Kali-Yug and events that are yet to take place. I have found a total reconciliation.”<sup>20</sup>

تعارف کتاب:

کتاب کے آغاز میں مصنف نے اوتار کے مطلب کی وضاحت کی ہے کہ اوتار کا لفظ سنسکرت زبان میں پیغمبر، انگریزی زبان میں Prophet اور عربی زبان میں نبی کے لئے مخصوص طور پر استعمال ہوتا ہے۔<sup>21</sup> اگرچہ تمام دنیا کے لئے الگ الگ اوتار ہوئے لیکن آخری اوتار (نبی) جب دنیا میں آتا ہے تو اس کا مذہب تمام اقوام و اوطان پر چھا جاتا ہے۔

اوتار (پیغمبر) کی بعثت کی وجوہات:

مصنف نے اوتار کی بعثت کی وجوہات بھی بیان کی ہیں کہ اوتار اس وقت آتا ہے جب لوگ برائیوں کی طرف مائل ہوں۔ اصلی مذہب میں ملاوٹ کر دی گئی ہو، خدا کے بندوں کو تکلیف دی جائے، ظلم و ستم بڑھ جائے، قتل و غارت

<sup>20</sup> Ved Prakash Upaddhay, Ashit Kumar Bandho Paddhaya, **Muhammad in the Hindu scriptures**, p, 45

<sup>21</sup> وید پرکاش، پنڈت، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۹۳

Ved Prakash, Pandit, Kalki avatar aur Hazrat Muhammad PBUH, Mutarjim baunwan Bsat Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 93

اور بد امنی پھیل جائے، قدرت کی طرف سے نازل کردہ نعمتوں کی غیر منصفانہ تقسیم ہو، مذہب قریب المرگ ہو، لوٹ مار اور طوائف الملوکی بڑھ جائے، مذہب کے پرانے اصولوں کو نئی شکل دینے کی ضرورت ہو، بدکاری بڑھ جائے، خدا کو چھوڑ کر غیروں کی پوجا کی جائے، بھلائی کی آڑ میں برائی ہو، حسد و خود غرضی اور ظاہری ٹھٹھ بھاٹ کا پھیلاؤ اور مذہب کے نام پر ریاکاری وغیرہ عام ہو۔<sup>22</sup>

### آخری اوتار (پنچمبر) کی خصوصیات:

اوتار کی بعثت کی وجوہات کے بعد فاضل مصنف نے آخری اوتار کی خصوصیات بیان کی ہیں کہ

- ۱۔ وہ اسپ سوار ہوگا اور اس کے گھوڑے کی خصوصیات میں سے ایک خاصیت یہ ہے کہ اس کا نام ”دیوات“ بتایا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ دیوتاؤں کے ذریعہ عطا کیا گیا گھوڑا (God-given horse)
- ۲۔ شمشیر زنی میں ماہر ہوگا۔
- ۳۔ آٹھ خصوصیات کا حامل ہوگا۔ (جو کہ درج ذیل ہیں)
- (i) علم و دانائی (ii) اعلیٰ خاندان (iii) نفس پر قابو (iv) حامل وحی (v) طاقتور/بہادر (vi) کم گو/تھوڑا بولنا (vii) صدقہ و خیرات کرنے والا (viii) شکر گزار اور احسان مند
- ۴۔ جگت پتی یار ہر عالم ہوگا۔
- ۵۔ آخری اوتار کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ظالموں کو نیست و نابود کرے گا نہ کہ اچھے لوگوں کو
- ۶۔ وہ چار بھائیوں کی مدد اور اعانت سے مزین ہوگا۔
- ۷۔ خدا کی طرف سے فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد کی جائے گی۔
- ۸۔ آخری اوتار شیطان کی شکست کا باعث ہوگا۔
- ۹۔ آخری اوتار کے جسم سے خوشبو نکلتی رہے گی جو ہوا میں مل کر روح کو معطر کر دے گی۔
- ۱۰۔ آخری اوتار نیکیوں سے مبرا ظالموں کو مغلوب کر کے ان کو سیدھے راستے پر لائے گا۔

<sup>22</sup> ایضاً، ص ۹۳

- ۱۱۔ کلکی اوتار کی پیدائش مہینے کی بارہویں تاریخ کو ہوگی۔
  - ۱۲۔ آخری اوتار کے والد کانام وشنو یا ش (Vishnu-Yash) اور ماں کا نام سومتی (Sumati) ہوگا۔
  - ۱۳۔ دیانت دار اور سچے انسان کی حیثیت سے شہرت حاصل کرے گا۔
  - ۱۴۔ پیدائش نہایت معزز اور باوقار قبیلے میں ہوگی۔
  - ۱۵۔ کلکی اوتار کو ایشور (خدا) اپنے فرشتے کے ذریعہ تعلیم دے گا اور یہ عمل ایک غار میں ہوگا۔
  - ۱۶۔ کلکی اوتار آخری پیغمبر ہوگا۔
  - ۱۷۔ کلکی اوتار کے آنے کی جگہ ”شمبھل (Shambhal)“ گاؤں / شہر ہوگا۔<sup>23</sup>
- کلکی اوتار کے اوصاف کا حضور ﷺ سے تقابلی جائزہ
- کلکی اوتار کی مندرجہ بالا خصوصیات بیان کرنے کے بعد مصنف ایک ایک خصوصیت کو لیتا ہے اور اس کا موازنہ آپ ﷺ کی ذات سے کر کے ثابت کرتا ہے کہ کلکی اوتار کے بارے میں پائے جانے والے تمام اوصاف و نشانیاں آپ ﷺ کی ذات پر پورا اترتی ہیں۔ مثلاً
- ۱۔ مصنف اسپ سواری کے متعلق لکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کو بھی فرشتوں کے ذریعہ گھوڑا (براق) ملا تھا جس پر بیٹھ کر حضرت محمد ﷺ نے رات کو سفر کیا۔<sup>24</sup>
  - ۲۔ شمشیر زنی کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف حضرت انسؓ سے مروی روایت بیان کرتا ہے کہ ”میں نے حضرت محمد ﷺ کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار تھے اور گلے میں تلوار لٹکائے ہوئے تھے۔“<sup>25</sup>

<sup>23</sup> وید پرکاش، پنڈت، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، مترجمہ بعنوان، بعثت نبویؐ کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۹۸  
Ved Prakash, Pandit, Kalki avatar aur Hazrat Muhammad PBUH, Mutarjim  
baunwan Bsat Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 98

<sup>24</sup> وید پرکاش، پنڈت، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، مترجمہ بعنوان، بعثت نبویؐ کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۱۰۳  
Ved Prakash, Pandit, Kalki avatar aur Hazrat Muhammad PBUH, Mutarjim  
baunwan Bsat Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p:  
103

<sup>25</sup> ایضاً۔ ص ۱۰۴/البخاری، صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الحمائل وتعلیق السیف بالعنق، رقم الحدیث۔ ۲۹۰۸

۳۔ رہبر عالم کی خصوصیت کے حوالے سے مصنف نے قرآنی آیت ”قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَوِيْعًا“<sup>26</sup> سے استشہاد کیا ہے۔

۴۔ کلکی اوتار چار بھائیوں کی مدد سے مزین ہوگا اور ان چار بھائیوں کے ساتھ شیطان کا قلع قمع کرے گا۔ مصنف نے ان چار بھائیوں سے حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد لیے ہیں۔<sup>27</sup>

۵۔ خدا کی طرف سے فرشتوں کے ذریعہ مدد سے مراد جنگ بدر ہے۔<sup>28</sup>

۶۔ آخری اوتار کے جسم سے خوشبو نکلنے کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے کہ ”حضرت محمد کے جسم کی خوشبو تو بہت مشہور ہے جس سے ہاتھ ملاتے اس کے ہاتھ سے دن بھر خوشبو آتی رہتی۔ مصنف نے شمائل ترمذی میں مذکور آپ ﷺ کی جسم کی خوشبو سے متعلق احادیث کا باقاعدہ حوالہ دیا ہے۔

۷۔ کلکی اوتار کی پیدائش ایک معزز اور باوقار قبیلہ میں ہونے کی خصوصیت سے بحث کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے کہ آپ ﷺ مکہ میں پردھان پر وہت معزز (گھرانے) میں پیدا ہوئے۔“<sup>29</sup>

Ibid, p: 104/ Al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab-ul-Jihad was-Siyar, Babul Hamail wa Taleeq-us-Saif bil Unuq, Raqm-ul-Hadith: 2908

<sup>26</sup> الاعراف: ۱۵۸

Al-A'raf: 158

<sup>27</sup> وید پرکاش، پنڈت، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۱۰۷

Ved Prakash, Pandit, Kalki avatar aur Hazrat Muhammad PBUH, Mutarjim baunwan Bsat Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 107

<sup>28</sup> ایضاً، ص ۱۰۹

Ibid, p: 109

<sup>29</sup> ایضاً، ص ۱۰۶

Ibid, p: 106

۸۔ آپ ﷺ کے والدین کے اسمائے گرامی اور آپ ﷺ کی جائے پیدائش کا تقابل مصنف کچھ یوں کرتا ہے۔ "وشنو (یعنی خدا) + بھگت (یعنی غلام) یوں اُردو میں آنحضرت ﷺ کے والد کا نام خدا کا غلام ہے عربی میں عبد اللہ کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ سو متی امن اور سکوت یا قرار کو کہتے ہیں"۔<sup>30</sup>

۹۔ جائے پیدائش کے حوالے سے مصنف رقم طراز ہے۔ "شمہبل" لفظ "تنتانت کرنا" (پرسکون ہونا، خاموش کرنا) مطلب و معنی دینے والے لفظ "شم" سے مشتق ہے جس میں لفظ "بن" (پرتیہ (یعنی حروف معنوی) لگا ہوا ہے شمہبل لفظ کا مطلب ہوا "شانتی کا گھر" (دار الامن) اور مکہ کو عربی میں دار الامن ہی کہتے ہیں۔"<sup>31</sup>

الغرض پنڈت اپادھیائے ہندوؤں کے مذہبی ادب میں کلکی اوتار سے متعلق بیان کردہ اوصاف و خصوصیات اور نشانیوں کو کلی طور پر آپ ﷺ کی ذات اقدس میں موجود پاتے ہیں اور آپ ﷺ ہی کو کلکی اوتار، نرا شنس اور انتم رشی قرار دیتا ہے۔ پنڈت صاحب اس حد تک اس نقطہ نظر کے قائل ہیں کہ انہوں نے ان ہندوؤں کو تنگ نظر قرار دیا جو آج کے دور میں ایک شہ سوار اور ماہر شمشیر زن کی شکل میں کسی اوتار کے منتظر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"Therefore, it is imperative for every Indian to have faith in Kalki Avatar. The Antim Rishi will be a horse rider, a camel rider and will carry a sword. The present age has certainly come a long way from the age of horses and swords. There is no possibility of them returning in future either. It is not right to think of Muslims as aliens. Islam and Muslim are Arabic words. Islam is a religion of obedience to God, it is a traditional religion. Muslim is an Aastik-a believer in God.--- While Kalki Avatar matches Muhammad in such astonishing details, it surprises me to see that the Indians are still waiting for him to appear. The reality is, he has already appeared, and he is Undoubtedly Muhammad."<sup>32</sup>

کتاب پر مختلف لوگوں کے تبصرے

30 ایضاً، ص ۱۰۷

Ibid, p: 107

31 وید پرکاش، پنڈت، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشینگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۱۰۷

Ved Prakash, Pandit, Kalki avatar aur Hazrat Muhammad PBUH, Mutarjim baunwan Bsath Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p:

107

<sup>32</sup> Ved Prakash Upaddhay, Ashit Kumar Bandho Paddhaya, **Muhammad in the Hindu scriptures**, p, 74

علمی و تحقیقی مجلہ الادراک

اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے بعد بھارت کے طول و عرض میں بحث چھڑ گئی اور بعض لوگ یہ کہنے لگے کہ اگر یہ کتاب کسی مسلمان نے لکھی ہوتی تو اسے اب تک گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہوتا۔ اس کتاب کی اشاعت اور خرید و فروخت پر پابندی لگ چکی ہوتی۔ چونکہ یہ کتاب ایک عالم فاضل ہندو کی ہے اور اس کتاب پر آٹھ دوسرے فاضل پنڈتوں کی مہر شہادت بھی مثبت ہے کہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ حقیقت ہے۔<sup>33</sup> اس لئے متعصب اور تنگ نظر لوگ سوائے ناک منہ چڑھانے کے کچھ نہ کر سکے اس کتاب کی اشاعت کے بعد مختلف آراء اور تبصرے بھی سامنے آئے مثلاً شری اندر جیت شکھر قمر ازہیں:

”کتاب کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ کا تقابلی مطالعہ کرنے سے مجھے اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ

کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ ایک ہی وجود ہیں۔“<sup>34</sup>

کماری رجنما مصر لکھتی ہیں: ”بائبل اور ویدوں میں تو محمد ﷺ صاحب کا تذکرہ ہوا ہی ہے ساتھ ساتھ ہی پرانوں میں، کلکی نام سے بھی ذکر آیا ہے پرانوں کے کلکی اور محمد ﷺ صاحب ایک ہی تھے یہ دلائل کے ذریعے اپادھیائے جی نے ثابت کیا ہے، کلکی اوتار اور محمد ﷺ صاحب،“ بھی اپنے ڈھنگ کی ایک انوکھی اور تحقیقی کتاب ہے۔“<sup>35</sup> کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ کے مطالعہ کے بعد واضح ہوتا ہے کہ مصنف پنڈت وید پرکاش حق کی تڑپ رکھنے والے

<sup>33</sup> وید پرکاش، پنڈت، نراشمس وانتم رشی، مترجمہ بعنوان، کلکی اوتار اور نبی کریم ﷺ، مرتبہ ڈاکٹر اظہر وحید، گرین ویو سوسائٹی شیخوپورہ

۲۰۰۱ء۔ ص ۲

Ved Prakash, Pandit, Nirashnis wa Antum Rishi, Mutarjim baunwan Kalki avatar aur Nabi Karim SAW, Muratibuhu Dr. Azhar Waheed, Green view society, Sheikhpura, 2001, p: 2

<sup>34</sup> وید پرکاش، پنڈت، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۶۸

Ved Prakash, Pandit, Kalki avatar aur Hazrat Muhammad PBUH, Mutarjim baunwan Bsath Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 68

<sup>35</sup> وید پرکاش، پنڈت، کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ، مترجمہ بعنوان، بعثت نبوی کی پیشگوئیاں۔ ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں، ص ۷۲

Ved Prakash, Pandit, Kalki avatar aur Hazrat Muhammad PBUH, Mutarjim baunwan Bsath Nabawi ki peshgoiyan\_Hinduon ki kutub Muqaddasa mein, p: 72

اور سچ کا اظہار کرنے والے ایک روشن ضمیر انسان ہیں۔ انہوں نے تعصب اور عصبیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے ضمیر کی صدا پر لیک کہا اور ویدوں اور پرانوں میں مذکور حقیقت کو من عن بیان کر دیا۔ اور اس بات کی رتی بھر بھی پروا نہ کی کہ ان کے اس سچ کے اظہار کے انہیں کیا نتائج جھگڑنا پڑ سکتے ہیں۔

### خلاصہ و تجزیہ:

1. دنیا کے تمام مذاہب اور خصوصاً ہندومت کے دینی ادب میں تذکار محمد ﷺ کا وجود ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔
2. پنڈت وید پرکاش اپادھیائے ایک ایسی شخصیت اور محقق صادق ہیں جنہوں نے نہ صرف اس حقیقت اور سچائی کا اعتراف کیا ہے بلکہ اپنی تحقیقات کے ثبوت کے لیے دلائل و براہین بھی فراہم کیے ہیں۔
3. ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے نے اپنی کتاب ”نرا شنس وانتم رشی“ میں ہندوؤں کے مذہبی ادب ویدوں کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ ویدک ادب میں نرا شنس کے نام سے جس ”انتم رشی (آخری نبی)“ کے آنے اور اس کی صفات کا تذکرہ ہے وہ مسلمانوں کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی صورت میں ۱۴۰۰ سال پہلے اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔
4. اسی طرح ڈاکٹر وید پرکاش نے اپنی ایک اور کتاب ”کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ“ کے صفحات میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ پرانوں (Puranas) میں کلکی کے نام سے جس اوتار کے آنے کا تذکرہ ہے وہ درحقیقت حضرت محمد ﷺ کی شخصیت ہے۔
5. مصنف کی دونوں کتب ”نرا شنس وانتم رشی“ اور ”کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ“ میں نرا شنس اور کلکی اوتار کی جو صفات، خصوصیات اور علامات مذکور ہیں وہ تمام تر نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔
6. پنڈت وید پرکاش اپادھیائے کی مذکورہ تحقیقات بہت قابل قدر اور لائق تحسین ہیں اور موصوف کی فطرت سلیمہ، عدم تعصبی اور حق و صداقت کے ساتھ وابستگی کا اظہار ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلم نقطہ نظر اور زاویہ فکر نے ان خیالات و نظریات کو نہ صرف خوش دلی سے قبول کیا ہے بلکہ ان کی کتابوں کے مختلف زبانوں میں تراجم اور نشر و اشاعت کا خوب اہتمام بھی کیا ہے۔ بعض ہندو علماء اور مفکرین نے بھی ان کی ان تحقیقات کی تصدیق کی ہے اور ان کے دعویٰ کو درست قرار دیا لیکن ہندوؤں کی اکثریت نے پنڈت وید پرکاش کے ایسے تمام نظریات اور تحقیقات کو

غلط، بے بنیاد اور ہندومت کی ناقص تفہیم کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ بعض لوگوں نے تو اس حد تک لکھا ہے کہ اس قسم کی تمام مماثلت اور مشابہت درحقیقت ہندو مذہبی ادب میں تحریف کا نتیجہ ہے اور مغلیہ عہد اس حوالہ سے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی

نقطہ نظر سے بھی اگر پرکھا جائے تو اس ضمن میں چند تحفظات کا اظہار کیا جاسکتا ہے مثلاً

i. اوتار کا تصور و فلسفہ جس انداز میں ہندومت میں پایا جاتا ہے وہ اسلامی تصور نبوت و رسالت سے نہ صرف یکسر مختلف بلکہ متضاد ہے۔ ہندومت کے مطابق خدا کسی انسان یا جانور کی صورت میں حلول کر کے دنیا میں آتا ہے اور دنیا کے دکھوں کا مدد او کرتا ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے وہ تمام انسانی ضروریات کا محتاج ہوتا ہے۔ جبکہ اسلامی تصور رسالت کے مطابق خدا کسی جانور یا انسانی شکل میں زمین پر آنا محال ہے۔ ایسا تصور درحقیقت خدائی صفات اور نبوت و رسالت کے بنیادی تصورات کے خلاف ہے۔ اس لیے اوتار کا تصور اسی حد تک قبول کیا جاسکتا ہے جس حد تک وہ اسلام کے بنیادی عقائد اور تعلیمات سے ہم آہنگ ہو۔<sup>36</sup>

ii. ویدوں اور پرانوں کے الہامی اور منزل من اللہ ہونے کی کوئی حتمی سند ہمارے سامنے موجود نہیں اس لیے ہندوؤں کے اپنے مذہبی ادب کو مقدس اور الہامی قرار دینے کے دعویٰ کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔

iii. ویدوں اور پرانوں میں بہت سے ایسے عقائد جن کو ہندوؤں کے ہاں مسلمہ حیثیت حاصل ہے، موجود ہیں جو اسلامی تعلیمات اور عقائد سے نہ صرف بالکل مختلف بلکہ متضاد ہیں۔ اس لیے ہندوؤں کے صرف اسی مذہبی ادب اور اس میں موجود تصورات کو قبول کیا جائے گا جو اسلامی اصولوں اور تصورات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

7. پنڈت وید پرکاش کی دونوں کتب کے اختتام پر جس نظریہ و تصور کو فروغ دینے کی بات کی گئی ہے وہ وحدت ادیان کا تصور ہے۔ وحدت ادیان کے ضمن میں مصنف کے خیالات اور کاوشیں قابل قدر اور قابل توجہ ہیں لیکن اس حقیقت سے فرار ممکن نہیں کہ ہندومت اور اسلام کے عقائد و نظریات میں بنیادی اختلافات کا وجود نمایاں ہے۔

<sup>36</sup> Mohamed Mihar Adul Muthaliffi, The Hindu philosophy of Kalki Avatar from Islamic view of Nubuwwah, International journal of academic research in business and social sciences, 2017, vol 7, special issue, Islam and contemporary issues, p 197

وحدت ادیان کے نظریہ کو یقیناً فروغ دینے کی ضرورت ہے لیکن اسلام کے بنیادی اور مسلمہ عقائد پر سمجھوتہ کیے بغیر۔

